۱۹۳۹ء میں استنبول یونیورسٹی کے مجلہ اقتصاد میں عبدالقادر گولپنارلی نے شائع کرائے تھے ۔ ان رسائل میں انفرادی اور اجتماعی مسائل کی روشنی میں حسن اخلاق برتنے کی تعلیم ملتی ہے۔شیخ کاشانی کے فتوت نامے کو پروفیسر محمد دامادی نے ۱۹۷۱ء میں تہران سے شائع کرایا تھا ، مگر دو سال بعد ۱۹۷۳ء میں مرتضی صراف نے اسے زیادہ بہتر صورت میں شائع کرایا ہے (رسائل جوانمردان صفحہ ۱ تا ۵۷) ۔ رسالے کا عنوان "تحفة الاخوان فی خصائص الفتیان" ہے۔ عبید زاکانی ایک شاعر اور ادیب تھا مگر اس کی اهمیت اس وجہ سے ہے کہ اس نے اپنے معاشرے کی صحیح عکاسی کی اور ایک اچھے نقاد معاشرہ کا کردار ادا کیا ہے۔ اخلاق الاشراف ، ریش نامہ، صد پند اور تعریفات کے عنوان سے ان کے رسائل مزاحیہ مطالب کے آئینہ دار هیں مگر مزاح کے پردے میں مصنف نے اپنے اهل زمانہ کی بد اخلاقی نمایاں کی ہے اور اس طرح اخلاق کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ عبید زاکانی کے مزاح کا نمونہ هم ان کے رسالہ "دہ فصل" سے نقل کرتے هیں ۔

. . . الآدمی آنکہ نیک خواہ مردم باشد۔ المرد آنکہ سخن بہ ریانگوید۔ الدانشمند آنکہ عقل معاش ندارد ۔ القاضی آنکہ همہ کس اورا نفرین کنند۔

تہران سے سال میں ایک بار شائع ہونے والا مجلہ "فرهنگ ایران زمین" کی جلد ۱۸ (۱۹۷۲ء) میں عبید زاکانی کے کلیات نثر و نظم کا ایک انتخاب شائع هوا تھا ۔ (صفحہ ۱ تا ۸۵) ۔

میر سیدعلی همدانی شاہ همدان کا تعارف راقم نے دسمبر ۱۹۷۳ء کے "فکر و نظر" میں کرایا تھا ۔ ان کے رسالہ فتوتیہ کا اردو ترجمہ بھی فکر و نظر کی مارچ ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں چھپ چکا ہے ۔ مگر اخلاق و سیاسیات اسلامیہ کے موضوع پر ان کی اهم تر تالیف "ذخیرة الملوک" ہے ۔ یہ کتاب

۱۹۰۵ء میں امرتسر سے شائع ہوئی تھی ۔ مگر راقم الحروف نے متن کو ادارہ «الکتاب» لاھور کے اہتمام سے بہتر صورت میں شائع کرانے کا بندوبست کیا ہے ۔ ذخیرة الملوک کے اخلاقی اور دینی مباحث اس کے درج ذیل دس ابواب کے عنوانات سے واضح ہو جاتے ہیں :

باب اول در شرائط و احکام ایمان و لوازم کمال آں کہ سبب نجات بندہ است از عذاب ابدی و وسیلہ وصول او بدوام لذات نعیم سرمدی ۔

باب دوم در ادائے حقوق عبودیت ۔

باب سوم در مکارم اخلاق و حسن خلق و وجوب تمسک حاکم و پادشاہ بسیرت خلفائے راشدین ۔

باب چہارم در حقوق والدین و زوج و زوجہ و اولاد و عبید و اقارب و اصدقا ۔

باب پنجم در احکام سلطنت و ولایت و امارت و حقوق رعایا و شرائط حکومت و خطر عہدہ آں و وجوب عدل و احسان ۔

باب ششم در شرح سلطنت معنوی و اسرار خلافت انسانی ۔

باب ھفتم در بیان امر معروف و نہی منکر و فضائل و شرائط و آداب آں ۔

باب ھشتم در حقائق شکر نعمت و ذکر اصناف انعام و افضال حضرت صمدیت جل جلالہ ۔

باب نہم در حقیقت صبر برمکارہ و مصائب دنیوی کہ از لوازم امور ولایت و سلطنت است ۔

باب دہم در مذمت تکبر و غضب و حقیقت آں ۔

۱۳۳ اقوال اور اخلاقی نصائح پر مشتمل میر سید علی ہمدانی کا ایک رسالہ "ذخیرۃ الملوک" کی ۱۹۰۵ء کی اشاعت کے ساتھ ضمیمے کے طور پر شائع ہوا تھا ۔ اس کا عنوان منہاج العارفین ہے ۔(۳)

نویں صدی ہجری

معین الدین مسکین فراہی (م ۹۰۷ھ) نے روضۃ الواعظین کے نام سے اس صدی میں ایک کتاب لکھی جو ۴ جلدوں میں ہے اور ان سب میں اخلاقیات سے متعلق ۴۰ احادیث نبوی کی شرح لکھی گئی ہے۔ میر سید محمد نور بخش (م ۸۶۹ھ) کی "مکارم الاخلاق" کا موضوع اس کے نام سے واضح ہے۔ یحیی سیبک فتاحی نشاپوری (م ۸۵۲ھ) کا قصہ "حسن و دل" مشہور ہے۔ اردو کے کلاسیکی رسالہ "سب رس" کی بنیاد یہی داستان ہے۔ اسی مصنف نے "شبستان نکات" کے نام سے فارسی نثر و نظم میں ایک کتاب اخلاق پر لکھی جو "گلستان سعدی" کے اسلوب میں ہے۔ مولانا عبدالرحمن جامی (م ۸۹۸ھ) کی "بہارستان" کا بھی یہی انداز ہے۔ اس صدی میں اخلاق پر لکھنے والے دو معروف مصنف ہیں۔ ایک جلال الدین دوانی شیرازی (م ۹۰۸ھ) اور دوسرے حسین واعظ کاشفی سبزواری (م ۹۱۰ھ) ۔

جلال الدین دوانی کی "اخلاق جلالی" پر "اخلاق ناصری" کا واضح اثر موجود ہے اور مصنف نے مقدمے میں اس امر کا خود بھی اعتراف کیا ہے۔ کتاب کا اصل نام "لوامع الاشراق فی مکارم الاخلاق" ہے اور اس کا موضوع "تدبیر منزل اور سیاسیات مدن " ہے۔ کتاب کا اسلوب بیان "اخلاق ناصری" سے مشکل تر ہے یہ تعجب ہے کہ "اخلاق جلالی" ایسی قابل قدر کتاب آج تک ایران میں شائع نہیں ہوئی گو برصغیر میں یہ کتاب بار بار زیور طبع سے آراستہ ہوتی رہی ہے۔ موضوع اخلاقیات پر جلال الدین دوانی نے پانچ اور رسالے لکھے ہیں -

جیسے "دیوان مظالم" ۔ یہ ابھی مخطوطات کی صورت میں ھیں ۔

حسین واعظ کاشفی کی اخلاق محسنی" (یا اخلاق محسنین) بھی ایران میں شائع نہیں ھوئی مگر برصغیر میں اس کا خاصا تداول رھا ہے۔ اس کتاب کو مصنف نے ۹۰۰ ھجری میں تالیف کیا اور اس کے ۴۰ ابواب رکھے ۔ اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی کے مقابلے میں اس کتاب کی زبان آسان ہے اور اس میں دین اسلام کی تعلیمات زیادہ سموئی گئی ھیں جبکہ فلسفہ یونان کا اس پر کمتر اثر ہے ۔ "انوار سہیلی" کلیلہ ودمنہ کی ایک "تہذیب نوین" ہے ، مگر اس کا اسلوب بیان متکلفانہ ہے ۔ اس مصنف کی ایک تصنیف "فتوت نامہ سلطانی" ہے ۔ یہ کتاب سلطان الاولیاء حضرت امام رضاؑ کے نام معنون ھونے کی بنا پر اس طرح موسوم ھوئی ۔ اخلاق و فتوت کے موضوع پر یہ ضخیم کتاب اکثر ڈاکٹر محمد جعفر محبوب کی تصحیح و توضیح کے ساتھ ۱۹۷۱ء میں تہران سے شائع ھوئی تھی ۔ مطبوعہ کتاب کے ۴۲۶ صفحے ھیں اور مصحح کا ۱۱۴ صفحے کا مقدمہ جدا ہے ۔ کتاب کے سات ابواب ھیں اور ھر باب کئی کئی فصول میں منقسم ہے ۔

بعد کی بعض کتابیں

بعد کی صدیوں میں بھی اخلاقیات کے موضوع پر فارسی میں کتابیں لکھی جاتی رھی ھیں ۔ اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے ۔ راقم الحروف نے جو کتب دیکھی ھیں ان میں سے چند کے نام یوں ھیں ۔ آداب الصالحین و عمدۃ الواعظین ، سحر حلال ، جہاں نما ، پریشان اور خارستان ۔ پہلی دو کتابیں محدث عبد الحق دھلوی (م ۱۰۵۲ھ) کی ھیں ۔ سحر حلال بھی برصغیر میں لکھی گئی ۔ مصنف لطف اللہ لاھوری (م ۱۰۷۰ھ) ھیں ، جو پیشے کے لحاظ سے مہندس (انجینئر) تھے ۔ "جام جہاں نما" یا "جام جم" کے نام سے اوحدی مراغی

(م ۷۳۸ھ) کی ایک اخلاقی مثنوی معروف ہے۔ مگر اس مختصر گفتگو میں ہماری توجہ منثور یا منظوم یا مخلوط نثر و نظم کتب و رسائل کی طرف مبذول رہی ہے۔ دسویں صدی ھجری کے ایک مصنف غیاث الدین منصور دشتسکی شیرازی (م ۹۴۸ھ) نے "جام جہاں نما" کے عنوان سے ایک مفصل کتاب لکھنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس کا مدعا اخلاقیات پر ایک دارالمعارف ترتیب دینے کا تھا مگر بظاہر یہ کتاب نامکمل رہی ہے۔ (دیکھئے احمد منزوی کی مرتبہ فہرست نسخہ ھائے خطی دانشگاہ تہران میں مخطوطہ نمبر ۱۵۳۴) ۔ "پریشان" قاآنی شیرازی (م ۱۲۷۰ھ ۱۸۵۴ء) کی "گلستان سعدی" کے اسلوب میں لکھی جانے والی کتاب ہے۔ قاآنی نے سادہ رواں طرز اختیار کیا مگر سعدی کی حلاوت و شیرینی ایک دوسری ھی چیز ہے۔ بعض حکایات کو بھی قاآنی نے سعدی کے تتبع میں لکھا ہے۔ ایک مثال نقل کئے دیتے ھیں :

"دزدے بخانہ پارسائے در آمد ۔ چند انکہ جست چیزے نیافت ۔ دل تنگ شد ۔ پارسا را خبر شد ۔ گلیمے کہ برآں خفتہ بود در راہ دزد انداخت نا محروم نشود" ۔

شنیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمناں را نکردند تنگ

ترا کے میسر شود ایں مقام
کہ بادوستانت خلافست و جنگ

مودت اہل صفا چہ در روے وچہ در قفا ۔ نہ چناں کز پست عیب گیرند و بیشت بیش بمیرند :

در بـرابـر چـو گـوسفنـد سلیـم
در قفـا همچـو گـرگ مـردم خـوار

هر کـہ عیب دگراں پیش تو آورد و شمرد
بے گماں عیب تو پیش دگراں خواهد برد

(گلستان)

دزدے بہ خانہ درویشے رفت چندانکہ بیشتر جست کمتر یافت ۔ درویش بیدار بود سر برداشت کہ من روز روشن در اینجا هیچ نیابم تو در شب تاریک چہ خواهی یافت جاه ؟ ۔

لاف طـاعت چنـد در پیـری زنـی
اے نکـرده در جـوانی هیچ کار

آنچہ را در روز روشن کس نجست
کے توانی جُست در شبهائے تار

(پریشان)

«خارستان» کے مصنف مجدالدین خوافی کے حالات زندگی سردست نا معلوم هیں ۔ یہ کتاب بھی گلستان سعدی کی پیروی میں لکھی گئی ، البتہ مصنف نے اس کے ابواب گلستان کے ابواب سے دو چند یعنی سولہ قائم کئے هیں ۔ اس کتاب کی اشاعت سوم اس وقت پیش نظر ہے ۔ جو ۱۸۹۷ء میں منشی نولکشور کے شہره عالم پریس (لکھنؤ) میں هوئی ہے ۔ مطبوعہ کتاب کے ۲۱۰ صفحے هیں اور ابواب کی سرخیاں حسب ذیل هیں :

(۱) در اوصاف حکام (۲) در شفقت و ایثار

(۲) در فضیلت علم (۳) در عشق و محبت (۵) در عهد و پیمان (٦) در بے وفائی دنیا (۷) در کرامات اولیاء (۸) در آداب نفس (۹) در ورزیدن صحبت ابرار (۱۰) در ریاضت (۱۱) در مناکحت و احوال زنان (۱۲) در حسد (۱۳) در منمت ظلم و فساد (۱۴) در نکوهش بخل و لئیمی (۱۵) در نوارد کلام (۱٦) در لطائف مردم۔

کتاب کا اسلوب نگارش عربی آمیز ہے مگر اسے سادہ اور غیر متکلفانہ کہہ سکتے ھیں۔ نمونے کے طور پر باب یکم کی دوسری حکایت ملاحظہ ہو:

"آورده اند کہ نعمان بن منذر ملکے بود در عرب قریب العهد باسلام۔ پیش از منصب حکومت تنعم بودے و جامہ هائے نفیس پوشیدے و پہلو جز در حریر ننهادے۔ چوں حکومت یافت پشمین پوشید و دیگر در تنعم نکوشید کہ "الآن حرمت علی اللذات (۵)۔ قطعہ ع

ترک آسایش خود باید کرد
حاکمے کو عَلَم حکم افراشت

خواب در دیده او چوں آید
هر کرا پاس جهان باید داشت

مجموعی طور پر گلستان سعدی کی تقلید میں لکھی جانیوالی دیگر کتب کی طرح یہ بھی خشک اور بے آب و تاب ہے۔

★ ★ ★ ★ ★

تـــوضیحـــات

۱ ۔ دیکھئے ماهنامہ"فکر و نظر" بابت اپریل و مئی ۱۹۷۰ء میں راقم الحروف کا مقالہ ۔

۲ ۔ ملاحظہ ہو ماهنامہ سخن تہران مرداد ۲۵۳۷ ش اگست ۱۹۷۸ء ۔ یک کلیلہ ودمنہ دیگر بہ متن ابن مقفع (م ۱۵۱ھ) کے عربی متن سے فارسی میں ترجمہ کیا گیا ۔ مصنف چھٹی صدی هجری کے کوئی محمد بن عبداللہ بخاراکی هیں ۔ کتاب کا مخطوطہ استنبول کے کتب خانہ"قابو سرا" مین محفوظ ہے ۔

۳ ۔ رسائل جوانمردان ۔ تہران ۱۹۷۳ء ص ۲۵۰ ۔ اس مجموعے میں شیخ عبدالرزاق کاشی ، شیخ نجم الدین زرکوب اور شیخ شہاب الدین سہروردی وغیرهم کے فتوت نامے هیں ۔

۴ ۔ رسالے کی اخلاقی نصیحتوں سے آگاهی کی خاطر ملاحظہ هو راقم الحروف کی کتاب حضرت میر سید علی همدانی شاہ همدان (لاهور ۱۹۷۴ء) کا آخری حصہ ۔

۵ ۔ یعنی اب میں نے اپنے اوپر لذتیں حرام کر دی هیں ۔

****